پروفیسر محمد حمزہ نعیم

وصیِّ عثمان حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مطالبۂ قصاص

''ہاں اگر میں شہید ہو جاؤں تو تُو میرے خون کا مطالبہ کریگا یہ تجھے میں اختیار دیتا ہوں۔ میرا خون رائیگاں نہ جائے۔''

یہ وہ الفاظ ہیں جو خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے دوہرے داماد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت سے چند ماہ پہلے کہے تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے وقت سے علاقہ شام کے گورنر چلے آرہے تھے انھوں نے بارگاہ خلافت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تھا۔ امیر المومنین! مدینہ میں کچھ بدقماش داخل ہو چکے ہیں ان کا مواخذہ کیجیے۔ فرمایا نبی کے شہر میں مَیں تیر وتلوار کی اجازت نہیں دے سکتا۔ عرض کیا امیر المومنین میرے سپاہیوں کا ایک دستہ اپنی حفاظت کے لیے مدینہ میں ٹھہرا لیجیے فرمایا یہ تو مدینہ والوں پر بوجھ ہوگا۔ عرض کیا امیر المومنین آپ میرے پاس شام تشریف لے چلیے فرمایا جیتے جی مدینہ نہیں چھوڑ سکتا۔ عرض کیا آخری درخواست کی اجازت دیجیے فرمایا وہ کیا؟ عرض کیا حضور مجھے اپنا وصی نامزد فرما دیجیے کیونکہ مجھے آپ شر پسندوں کے ہاتھوں شہید ہوتے نظر آرہے ہیں۔ ''اِجْعَلْ لِیَ الطَّلَبَ بِدَمِکَ اِن قُتِلْتَ. ارشاد ہوا نَعَمْ هٰذا لَکَ اِن قُتِلْتُ فَلَا یَطِلُّ دَمِیْ'' ہاں اگر میں شہید کر دیا جاؤں تو تو میرے خون کا مطالبہ کرے گا۔ یہ تجھے اختیار دیتا ہوں (تو میرا وصی ہے میرا خون رائیگاں نہ جائے''……(الامامة والسياسة منسوب به ابن قتيبه دينوری ص ۲۹) یہ کتاب اگرچہ کسی سبائی تبرائی کی لکھی ہوئی ہے تاہم یہی صفحہ فوٹو سٹیٹ بھجوا کر محقق دوراں مولانا محمد نافع رحمتہ اللہ علیہ سے بندہ نے رائے چاہی تو جواباً لکھا کہ قصاص عثمان کا مطالبہ کرنے والے اکیلے حضرت معاویہؓ ہی نہ تھے امام مظلوم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان بھی ان کے ہمراہ تھے۔ خود حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کے عم زاد بھائی تھے کیونکہ دونوں کے دادا ابوالعاص اور حرب'' حقیقی بھائی تھے۔ اس طرح چچا زاد بھائی ہو کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وصـی الدم اور ولـی الدم بھی تھے۔ علمائے سلف اور مورخین اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خلافت کا دعویٰ قطعاً نہیں کیا تھا۔ مطالبہ فقط دم عثمان رضی اللہ عنہ کا تھا اور اس بات پر عشرہ مبشرہ میں سے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ (جو علی رضی اللہ عنہ و نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپی زاد اور عم الرسول حمزہ شہید رضی اللہ عنہ کے سگے بھانجے) بھی تھے۔ ان کے علاوہ اصحاب رسول کی ایک عظیم جماعت بشمول ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا قاتلین عثمان سے قصاص لینے کا مطالبہ کر رہے تھے……حضرت امیر معاویہ رضی اللہ

عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ میں صفین کے مقام پر جنگ وقوع پذیر ہو چکی تھی اس جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعض ساتھیوں نے قرآن بلند کیا تھا یہاں جنگ صفین میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعض مخلص اہل ایمان ساتھیوں نے یہی سوچا کہ فیصلہ تلوار سے نہیں قرآن کے ذریعے کیا جائے اس طرح قرآن بلند کر کے حکمین کو دعوت دی گئی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جیسے اہل بصیرت کو حکم بنایا گیا۔ انھوں نے طرفین کے دلائل سنے اور فیصلہ دیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا مطالبہ خلافت کا تو ہے نہیں قصاص دم عثمان کا ہے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ اگر قصاص نہیں لے سکتے تو کسی تیسرے شخص کے سپرد معاملہ کیا جائے...... چھے ماہ بعد حکمین پھر ملیں اور حالات کے مطابق فیصلہ کریں......مگر قاتلین عثمان کے گروہ کو اس فیصلے میں اپنی جانیں سولی پر نظر آ رہی تھیں انھوں نے چھے ماہ کی مقرر مدت سے پہلے ہی امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بیسیوں الجھنوں میں الجھا دیا اور ایک بڑا گروہ یہ کہہ کر الگ ہو گیا کہ **لا حکم الا اللّٰہ**.....تم نے امر تحکیم کو قبول ہی کیوں کیا۔ اب انھوں نے فتویٰ لگا دیا کہ علی معاویہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم تینوں کافر ہو گئے کیونکہ انھوں نے تحکیم کو قبول کیا۔ ان تینوں کو قتل کیا جائے۔ تین خارجیوں کو اس کام کے لیے بھیجا گیا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اس دن بیمار تھے فجر کی نماز میں ان کا قائم مقام شہید کر دیا گیا۔ دمشق کی مسجد میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا گیا۔ وہ زخمی ہوئے۔ حملہ آور گرفتار ہوا۔ تیسرا خارجی مجرم ابن مُلجم جامع کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ آور ہوا۔ انھیں مہلک زخم آئے اور شہید ہو گئے۔ ابن ملجم گرفتار ہو کر قتل کیا گیا۔ حکمین مقرر کرنے پر جب شیعانِ علی میں فساد پیدا ہوا اور اپنی جانیں بچانے کے لیے جب انھوں نے لشکر علی میں ہنگامے کھڑے کر دیے۔ اب امت کو سنبھالنے کے لیے بعض اصحاب رسول اور خیرا خواہان امت کے مشورے سے حجاز اور رعراق کو چھوڑ کر حضرت امیر معاویہ کو خلیفہ المسلمین قرار دیدیا گیا۔ اس وقت امت میں بیک وقت دو امیر المومنین ہو گئے۔ حجاز اور عراق وغیرہ میں سیدنا علی بن ابی طالب ابن عم رسول اور شام اور مصر وغیرہ میں سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نسبتی برادر اور ہم زلف رسول تاہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر ابن علی نواسہ رسول سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالی پھر چند ماہ بعد نبوی پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے کہ ''میرا یہ بیٹا حسن سردار ہے مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں میں صلح کرائے گا۔'' سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو تمام اہل ایمان کی طرف سے امیر المومنین نامزد کرتے ہوئے ان کی بیعت کر لی اور اہل اسلام نے اس موقع کو ''عام الجماعۃ'' یعنی تمام اہل اسلام کے ایک امیر پر مجتمع ہونے کا سال قرار دے دیا۔

خلاصہ یہ کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مطالبہ قصاص کئی وجوہ پر مبنی تھا

(ا) وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی تھے۔

(۲)　وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے ذمہ دار (گورنر) تھے۔

(۳)　حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے ان کے ساتھ مل کر مطالبہ قصاص میں پیش پیش تھے۔

(۴)　غزوۂ حدیبیہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اڑتی خبر پر کہ ”حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سفیر رسول شہید کردیے گئے“ قصاص عثمان رضی اللہ عنہ پر بیعت لی تھی۔ چودہ سو اصحاب رسول نے اس بات پر بیعت کی تھی کہ اگر عثمان رضی اللہ عنہ واقعی شہید کردیے گئے ہیں تو ہم ان کے قاتلین سے بدلہ لیں گے یا خود شہید ہوجائیں گے۔

(۵)　اس بیعت پر اصحاب رسول کے لیے آسمان سے رضوان سرٹیفکیٹ نازل ہو کر قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کو حق قرار دے رہا تھا۔

(۶)　بہت سے اصحاب رسول اور عشرہ مبشرہ میں سے حضرات طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما اسی موقف پر کہ اب تو واقعی عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوچکے لہٰذا قصاص لینا فرض ہوچکا۔ یہ عظیم صحابہ اسی بنیاد پر قاتلین عثمان سے قصاص کے مطالبہ میں پیش پیش تھے۔ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ نہیں تھے مگر اسی عنوان پر جدوجہد میں شہید ہوئے۔

(۷)　سب سے اہم وجہ مذکورۃ الصدر وصیتِ عثمان تھی کہ انھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو وصی قرار دے کر تاکید کردی تھی کہ میں شہید ہوجاؤں تو تم نے قصاص لینا ہے میرا خون رائیگاں نہ جائے۔ بہرحال امت تمام اصحاب رسول کو اپنے اپنے موقف میں برحق سمجھتی ہے۔ واللہ الہادی